ایام بیض اور شعبان کےمہینہ میں روزے رکھنے کي ترغیب

(الترغيب في صيام الأيام البيض وشهر شعبان)

(أردو - اردو - urdu)

محمد صالح المنجد

2009 - 1430

islamhouse.com

بسم الله الرحمن الرحيم

ايام بيض اور شعبان كےمہينہ ميں روزے ركھنے كي ترغيب

مجھے ہر مہینہ ایام بیض (چاند کی تیرہ چودہ پندرہ تاریخ) کے روزے رکھنے کی عا دت ہے، لیکن اس ماہ میں نے روزے نہیں رکھے اور جب میں نے روزے رکھنے چاہے تومجھے یہ کہا گیا کہ یہ جائز نہیں بلکہ یہ بدعت ہے میں نے ماہ کے پہلے سوموارکا روزہ رکھا اورپھرانیس شعبان بروزبدھ کا بھی روزہ رکھا ہے اور اللہ کے حکم سے کل جمعرات کا بھی روزہ رکھنا ہے تو اس طرح میرے تین روزے ہوجائیں گے لہذا اسکا کیا حکم ہے؟اورشعبان کے مہینہ میں کثرت سے روزے رکھنے کا حکم کیا ہے؟

الحمد لله:

اول:

الله سبحانه وتعالي نے بغير علم كے كوئي بات كہني حرام قرار دي ہے اور اسے شرك اور كبيره گناہوں كےساته ملا كر ذكر كيا ہے .

فرمان باري تعالي ہے: (قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَنْ تُشْرِكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لا تَعْلَمُونَ) الأعراف/٣٣ .

"كہہ ديجيے كہ ميرے رب نے صرف حرام كيا ہے ان تمام فحش باتوں كو جو علانيہ ہيں اور جو پوشيده ہيں اور ہرگناه كي بات كو اور ناحق كسي پر ظلم كرنے كو اور اس بات كو كہ تم الله تعالي كےساته كسى كو شريك ٹھراؤ جس كي الله تعالي نے كوئي سند نہيں اتاري اور اس بات كو كہ تم الله تعالي كے ذمہ ايسي بات لگادو جس كو تم نہيں جانتے"(الاعراف: ٣٣)

اور سوال ميں جو يہ ذكر ہوا ہے كہ بعض لوگوں نےمذكوره صورت ميں شعبان كےروزے ركھنے كوبدعت قرار ديا ہے يہ بھي الله تعالي پر بغير علم كے بات كہى گئي ہے .

دوم :

ہر ماه ميں تين روزے ركھنا مستحب ہيں، اور افضل يہ ہے كہ يہ روزے ايام بيض جو كہ تيره چوده اور پندره تاريخ كے ہيں ركھےجائيں .

ابوھريره رضي الله تعالي عنہ بيان كرتےہيں كہ: ميرے دلي دوست نے مجھے تين چيزوں كي وصيت فرمائي كہ موت تك ميں انہيں ترك نہ كروں، ہر ماه كےتين روزے اور چاشت كي نماز اور سونے سے قبل وتر ادا كرنے.

صحيح بخاري حديث نمبر (١١٢٤) صحيح مسلم حديث نمبر (٧٢١)

اور عبداللہ بن عمرو بن عاص رضي اللہ تعالي عنہما بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلي اللہ نے مجھے فرمايا:

" تيرے ليے ہر ماہ كےتين روزے ركھنا كافي ہے، كيونكہ تجھے ہر نيكي كا دس گنا اجرملےگا تو اس طرح يہ سارے سال كےروزے ہونگے"

صحيح بخاري حديث نمبر (١٨٧٤) صحيح مسلم حديث نمبر (١١٥٩)

اور ابوذر رضي اللہ تعالي عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نے مجھے فرمايا:

" اگر تم مہينہ ميں كوئي روزہ ركھنا چاہتےہو تو تيرہ چودہ پندرہ كا روزہ ركھو"

سنن ترمذي حديث نمبر (٧٦١) سنن نسائي حديث نمبر (٢٤٢٤) امام ترمذي نے اس حديث كو حسن قرار ديا ہے اور علامہ الباني رحمہ اللہ تعالي نے ارواء الغليل (٩٤٧) ميں اس كي موافقت كي ہے.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالي سے مندرجہ ذيل سوال كيا گيا:

حديث ميں ہے كہ نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم نے ابوهريرہ رضي اللہ تعالي عنہ كو ہر ماہ ميں تين روزے ركھنے كي وصيت فرمائي، لھذا يہ روزے كب ركھےجائيں؟ اور كيا يہ مسلسل ركھنےہونگے؟

شيخ رحمہ اللہ تعالي كا جواب تھا:

يہ تين روزے مسلسل ركھنے بھي جائز ہيں اور عليحدہ عليحدہ بھی، اور يہ بھي جائز ہے كہ مہينہ كي ابتدا ميں ركھ ليے جائيں يا درميان ميں اور مہينہ كے آخر ميں بھي ركھے جاسكتے ہيں، اس ميں وسعت ہے كيونكہ رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نے اس كي تعيين نہيں فرمائي .

عائشہ رضي اللہ تعالي عنہا سے پوچھا گيا كہ كيا رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم ہر ماہ تين ايام كےروزے ركھتےتھے؟

توعائشہ رضي اللہ تعالي عنھا كہنےلگيں جي ہاں، ان سے كہا گيا كہ رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم مہينہ كےكس حصہ ميں روزے ركھتےتھے؟ وہ كہنےلگيں انہيں اس كي پرواہ نہيں تھي كہ مہينہ كےكس حصہ ميں روزے ركھيں۔ صحيح مسلم حديث نمبر (١١٦٠)

ليكن تيره چوده اور پندره تاريخ كےروزے ركهنا افضل هيں كيونكہ يہ ايام بيض هيں (يعني ان ايام ميں چاند مكمل هوتا ہے) .

ديكهيں: مجموع فتاوي الشيخ ابن عثيمين (٢٠ / سوال نمبر ٣٧٦)

جس نےبهي آپ كواس مہينہ (شعبان) ميں روزے ركهنےسے منع كيا ہے هوسكتا ہے اس نےاس ليے كہا هو كہ اسے يہ علم هوا هو كہ رسول كريم صلي الله عليہ وسلم نے نصف شعبان هونے پر روزے ركهنے سے منع فرمايا ہے .

اس ممانعت كےمتعلق سوال نمبر (٤٩٨٨٤) كےجواب ميں تفصيل سے بيان هوچكا ہے كہ يہ ممانعت اس شخص كےمتعلق ہے جو نصف شعبان كےبعد روزے ركهنےكي ابتدا كرتا ہے اور روزه ركهنا اس كي عادت نہيں .

ليكن جو شخص شعبان كي ابتدا ميں روزے ركهنے شروع كرے اور پهر نصف شعبان كےبعد بهي روزے ركهتا رہے يا پهر روزه ركهنے كي عادت هو تو نصف شعبان كےبعد اس كےروزه ركهنے ميں كوئي ممانعت نہيں، مثلا اگر كسي شخص كي هر ماه تين روزے ركهنےكي عادت ہے يا پهر سوموار اور جمعرات كا روزه ركهنے كي عادت هو .

تواس بنا پر شعبان ميں آپ كاتين روزے ركهنے ميں كوئي حرج نہيں، حتي كہ اگر كچھ روزے شعبان كےنصف كےبعد بهي هوں توصحيح ہے.

چهارم :

شعبان كےمہينہ ميں كثرت سے روزے ركهنےميں كوئي حرج نہيں بلكہ يہ سنت ہے، نبي كريم صلي الله عليہ وسلم اس ماه ميں كثرت سے روزے ركها كرتے تهے.

عائشہ رضي الله تعالي عنها بيان كرتي هيں كہ رسول كريم صلي الله عليہ وسلم روزے ركهتے تو هم كہنا شروع كرديتے كہ رسول كريم صلي الله عليہ وسلم اب روزے نہيں چهوڑيں گے، اور روزے نہ ركهتے حتي كہ هم يہ كہنےلگتيں كہ رسول كريم صلي الله عليہ وسلم روزے نہيں ركهيں گے، ميں نے نبي صلي الله عليہ وسلم كو رمضان المبارك كےعلاوه كسي اور ماه كے مكمل روزے ركهتے هوئے نہيں ديكها، اور ميں نےشعبان كےعلاوه كسي اور ماه ميں انہيں كثرت سے روزے ركهتےهوئے نہيں ديكها.

صحيح بخاري حديث نمبر (١٨٦٨) صحيح مسلم حديث نمبر (١١٥٦)

ابو سلمہ بیان کرتےہیں کہ عائشہ رضي اللہ تعالي نے انہیں بیان کیا کہ: نبي کریم صلي اللہ علیہ وسلم شعبان سے زیادہ کسی اور ماہ میں روزے نہیں رکھتےتھے نبی کریم صلي اللہ پورے شعبان کےہی روزے رکھتےاور کہا کرتےتھے جتني تم طاقت رکھتےہو اتنا کام کرو، اس لیے کہ اللہ تعالي اس وقت تك اجرو ثواب ختم نہیں کرتا جب تك تم اکتا نہ جاؤ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے پسندیدہ وہ نماز تھی جس پر ہمیشگی کی جائے اگرچہ وہ کم ہی ہو، اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتےتواس پر ہمیشگی کرتے تھے.

صحيح بخاري حدیث نمبر (١٨٦٩) صحيح مسلم حديث نمبر (٧٨٢)

آپ سوال نمبر (٤٩٨٨٤) کےجواب کا بھي مطالعہ کریں جس کی طرف ابھی کچھ دیر قبل اشارہ بھی کیا گیا تھا.

واللہ اعلم .

الاسلام سوال وجواب